© rasailojaraid.com

ان کا علمی وادبی ذوق بلند پایہ تھا اور یہی وصف مولانا مودودی کی تصانیف کی طباعت واشاعت کے اہتمام کا محرک بنا تھا۔ بشیر احمد خان باوجود یہ کہ فیصل آباد کے مضافاتی قصبہ نور پور میں رہائش پذیر تھے لیکن ان کے تعلقات اور مراسم بڑے نام ور علماء وادباء کے ساتھ قائم تھے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا عبدالرشید نعمانی، میاں طفیل محمد، مولانا نعیم صدیقی جیسی نام ور شخصیات کے ساتھ ان کی ملاقات تھی۔ مولانا عبدالرشید نعمانی سے میری پہلی ملاقات نور پور میں چودھری بشیر احمد خان کے گھر ہوئی تھی۔ پھر انہوں نے میرے درویش خانے کو بھی رونق بخشی تھی۔ رانا فیملی کے اکثر حضرات چونکہ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب (چک نمبر ۱۱ چیچہ وطنی) سے بیعت ہیں۔ اس لیے حضرت مولانا رحمہ اللہ جب بھی فیصل آباد میں تشریف لاتے تو صوفی بشیر احمد خان کے ہاں ضرور تشریف لے جاتے تھے۔ بشیر احمد خان اگر چہ مولانا مودودی کے چھوٹے فرزند کے ساتھ ناظم طباعت تھے مگر نظری وفکری اعتبار سے وہ جماعت اسلامی سے نہ متاثر تھے اور نہ وابستہ۔ وہ ان دنوں اپنے دولڑکوں کے ساتھ انارکلی لاہور میں رہائش پذیر تھے کہ گردے کی تکلیف میں مبتلا رہنے کے دوران داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو شرف قبولیت عطا کر کے مغفرت ورحمت فرمائے اور پسماندگان کو ان کے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق سے نوازے۔ (آمین)

منہاج الدین اصلاحی:

منہاج الدین اصلاحی علمی، ادبی اور صحافتی حلقے میں نام ور اور منفرد خصوصیات سے متصف تھے۔ دانش ومتانت کا پیکر اور مرنجاں مرنج شخصیت تھے۔ جماعت اسلامی کے حلقے میں جن کی علمی اور تحقیقی صلاحیتوں کا زبردست اعتراف تھا۔ اِن میں منہاج الدین اصلاحی کا اسم گرامی خصوصاً قابل ذکر ہے۔ اس حلقے میں جن دنوں مولانا عبدالسلام ندوی کی عربی ادب میں دسترس کی شہرت ہوئی تو مختلف ادوار میں ان سے اکتساب علم وادب کرنے والوں میں عاصم الحدار، خلیل حامدی اور منہاج الدین اصلاحی کے نام خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ منہاج الدین اصلاحی نے کئی عربی کتب کا ترجمہ کیا اور تصنیف وتالیف میں خوب شہرت پائی۔ راقم الحروف لاہور میں جن دنوں روزنامہ ’’آزاد‘‘ کے ادارے میں تھا۔ منہاج الدین اصلاحی سے اکثر ملاقات رہتی تھی۔ پھر وہ روزنامہ ’’کوہستان‘‘ کے ادارے میں شامل ہوئے تو صحافتی حلقوں سے زبردست خراجِ تحسین وصول کیا۔ زندگی کے آخری دور میں انہوں نے شرکت پریس کے نام سے اپنا مطبع قائم کیا تو بہت جلد علمی حلقوں میں مقبولیت سے سرفراز ہوگئے۔ وہ ضیق النفس کے مرض میں مبتلا تھے اور اسی میں ان کی زندگی کا روشن چراغ یک دم بجھ گیا۔ ان کے ہونہار فرزندانِ گرامی اعلیٰ معیار اور ذوق وشوق کے ساتھ شرکت پریس کا نظام حسن وخوبی کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اصلاحی صاحب کو اپنے خاص جوارِ رحمت میں جگہ عطاء فرمائے اور پسماندگان کو صبر واستقامت سے نوازے۔ (آمین)

بہر حال گزشتہ دنوں جن علمی وادبی شخصیات کے سانحۂ ارتحال سے ہمارے دل غمگین، آنکھیں نم آلود اور طبائع افسردہ ہیں، ان کی محبت بھری یادوں کے چراغ روشن رہیں گے۔

© rasailojaraid.com